علامہ ابن حزم

طفیل احمد قریشی

سرزمین اندلس نے ۳۸۴ھ میں ماہ رمضان کے آخری روز طلوع آفتاب سے قبل ایک ایسی شخصیت کو جنم دیا جو اپنے عہد کے علمی حلقوں میں مختلف حیثیتوں سے متعارف ہوئی۔ کہیں اس کی حیثیت ایک مورخ کی ہے اور کہیں ایک ادیب اور شاعر کی۔ کبھی اہل علم نے انہیں ایک فقیہ اور محدث کے روپ میں دیکھا اور کبھی ممتاز سیاست داں کے لبادہ میں۔ اس شخصیت کو لوگوں نے کبھی محلات میں عیش و نشاط کی زندگی گذارتے دیکھا۔ کبھی مکتب میں بوریہ نشین مدرس کے رنگ میں پایا۔ اس شخصیت کا نام ہے علی بن احمد بن سعید بن حزم بن غالب بن صالح بن سفیان ابن یزید۔ گو کنیت ابو محمد ہے لیکن تاریخ اسلام میں یہ "ابن حزم" کے نام سے مشہور ہیں۔

بنو امیہ جب اندلس پہنچے اور وہاں اپنی حکومت کی داغ بیل ڈالی تو ابن حزم کے جدا علی بھی ان کے رفیق سفر تھے۔ ان کا خاندان "منت لیشم" نام کی ایک بستی میں آباد ہوا۔ یہ بستی عرب الاندلس کے علاقہ الزادیہ کے ضلع اونبہ کے مضافات میں واقع ہے اور اونبہ علاقہ لبلہ کا ایک شہر ہے[1] ابن حزم کے والد احمد بن سعید منصور عامری کے وزیر

---

[1] ابوزہرہ ابن حزم بحوالہ معجم الادبا ج ۱۲ ص ۲۳۷

تھے۔ سنہ ۳۹۲ھ میں منصور کی وفات کے بعد جب اس کا بیٹا المظفر تخت نشین ہوا تو آپ نے اس سے بھی تعاون کیا لیکن سنہ ۳۹۹ھ میں جب سیاسی اضطرابات کا آغاز ہوا تو سیاست سے کنارہ کش ہوگئے۔ قرطبہ کے فسادات کے زمانہ میں مغربی قرطبہ کے جدید مکانات سے نقل مکانی کر کے مشرقی علاقے میں اپنے پرانے مکان میں آگئے جہاں ۲۸ ذالحجہ سنہ ۴۰۲ھ میں انہی فسادات کے دوران آپ کا انتقال ہوگیا۔

والد کے انتقال کے وقت ابن حزم کی عمر تقریباً اٹھارہ سال تھی۔ ابن حزم کی پرورش محلات میں ہوئی۔ اس لئے آپ کے بچپن کی تربیت وزیرزادوں کی طرح ہوئی۔ اس دور کے امرا زادوں کی نگہداشت باندیوں کے سپرد ہوتی تھی۔ اور ابتدائی تعلیم بھی ان باندیوں کی نگرانی میں دی جاتی تھی۔ چنانچہ ابن حزم نے بھی قرآن انہی باندیوں سے حفظ کیا۔ لکھنے پڑھنے کے ابتدائی مراحل بھی اس ذریعہ سے طے پائے۔ قصص و اخبار اور اشعار بھی انہی عورتوں سے سیکھے۔ جونہی سن شعور کو پہنچے تو والد نے وقت کے ایک اچھے عابد عالم ابوالقاسم عبدالرحمان بن یزید ازدی کی شاگردی میں دے دیا۔ سنہ ۳۹۸ھ میں جب آپ کے والد وزارت سے علیحدہ ہوئے تو آپ کی عمر بمشکل چودہ سال تھی۔ والد کی وفات سنہ ۴۰۲ھ تک کا زمانہ فسادات اور سیاسی کشمکش کا دور تھا۔ ان ناسازگار حالات سے دور رکھنے اور علمی مشاغل میں مصروف رکھنے کے لئے باپ نے ابن حزم کو قرطبہ کے مشہور محدث ہمدانی کی خدمت میں سماعت حدیث کے لئے بھیجنا شروع کردیا۔ ابن حزم لکھتے ہیں۔

"ہمیں ہمدانی نے قرطبہ کی مسجد القمری میں سنہ ۴۰۱ھ میں حدیث سنائی"

والد کی وفات کے بعد سنہ ۴۰۴ھ میں ابن حزم نے مریہ پہنچ کر اپنی تمام صلاحیتیں درس و مطالعہ کے لئے وقف کردیں۔ سیاسی جھمیلوں سے کنارہ کش ہو کر وہ تحصیل علم میں منہمک ہوتے ہی تھے کہ سنہ ۴۰۴ھ میں مریہ کے گورنر خیران نے آپ کو جیل بھیج دیا۔ الزام یہ لگایا کہ آپ اموی سلطنت کے دوبارہ قیام کے لئے خفیہ جدوجہد کر رہے ہیں۔ ایک ماہ کی قید کے بعد جب آپ کو جلاوطن کردیا گیا تو آپ "قلعہ القصر" پہنچے اور ابن المقفل کے ہاں چند مہینے آرام سے گذارے۔ ان دنوں آل حمود یعنی علویوں اور امویوں میں سیاسی اقتدار کے لئے

سرکشی زوروں پر تھی۔ علوی قرطبہ کے علاقے پر قابض تھے اور امویوں کے پاس بلنسیہ کا علاقہ تھا۔ ابن حزم کا خاندان چونکہ شروع ہی سے اموی حکمرانوں کا حلیف رہا تھا۔ اس لئے ابن المقفل کے ہاں کچھ عرصہ رہنے کے بعد وہ اموی حکمران عبدالرحمٰن بن محمد کے پاس بلنسیہ پہنچ گئے اس نے انہیں ہاتھوں ہاتھ لیا اور اپنا وزیر بنا لیا۔ جب عبدالرحمٰن غرناطہ فتح کرنے نکلا تو ابن حزم بھی اس کے ہمرکاب تھے۔ راستہ میں جب عبدالرحمٰن کو قتل کر دیا گیا تو آپ کو بھی اور شکست خوردہ لوگوں کے ساتھ قید کر دیا گیا۔

۴۰۹ھ میں قید سے رہا ہو کر آپ چھ سال بعد پھر قرطبہ واپس آ گئے اور سیاست سے کنارہ کشی اختیار فرما کر احادیث اور فقہ کی تدریس شروع کر دی۔ اور مختلف مسائل پر جدل و مناظرہ کا آغاز کیا۔ اس عرصے میں آل حمود کی حکومت رفتہ رفتہ کمزور ہوتی گئی اور وہ وقت بھی آیا جب اہل قرطبہ علی بن حمود حسنی کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور اسے تخت سے معزول کر کے رمضان ۴۱۴ھ میں عبدالرحمن بن ہشام بن عبدالجبار اموی کو "المستظہر" کا لقب دے کر تخت نشین کر دیا گیا۔ اب کے بھی وزارت کا قرعہ فال ابن حزم ہی کے نام نکلا لیکن دو ماہ بعد ہی جب اس فرماں روا کو قتل کر دیا گیا تو مسند وزارت سے آپ کو سیدھے زندان جانا پڑا۔ کچھ عرصہ بعد جب رہائی ہوئی تو پھر آپ نے علم کے دامن میں پناہ لی اور سیاسی گتھیوں کے بجائے فقہی مسائل کی موشگافیوں میں منہمک ہو گئے۔ لیکن جونہی ہشام المعتد باللہ برسر اقتدار آیا تو قلمدان وزارت آپ کے سپرد ہوا۔ یہ آخری اموی حکمران ہے ۴۲۲ھ میں اسے تخت سے معزول کر دیا گیا۔ لاردہ نامی مقام پر ۴۲۸ھ میں اندلس میں حکومت کا یہ ٹمٹماتا ہوا چراغ ہمیشہ کے لئے گل ہو گیا۔ اندلس میں اس آخری حکمران کی حکومت تقریباً چار سال رہی خیال ہے کہ ابن حزم نے اس وزارت کے بعد پھر وزارت کا عہدہ کبھی قبول نہیں کیا۔ اور اس کے بعد آپ مکمل طور پر سیاسی زندگی سے کنارہ کش ہو گئے اور اپنی بقیہ زندگی علم کے لئے وقف کر دی۔ شاطبہ، مریہ، قرطبہ، بلنسیہ اور دیگر بلاد اندلس میں ابن حزم کا سفر جاری رہا۔ اور آپ اندلسی جوانوں کو اپنی شیریں بیانی سے اپنے حلقہ اثر میں لانے لگے۔

اس طرح آپ نے اندلس کے شہروں میں اپنے افکار و نظریات کی ترویج کی۔